http://www.rehmani.net
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
یااللہ عزوجل
فیضِ عالم
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اہلسنت کا علمی، ادبی ترجمان
بہاولپور، پنجاب۔ پاکستان
بفیضانِ نظر
حضور مفسرِ اعظم پاکستان، فیضِ ملت، حضرت علامہ الحاج مفتی
محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ
مدیرِ اعلیٰ
صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اُویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ
مدیر
صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ
شاہ ہست حُسین بادشاہ حُسینؓ دین ہست حُسین دین پناہ ہست حُسینؓ
سرداد نداد دستِ در دستِ یزید حقا کہ بنائے لآ اِلٰہ ہست حُسینؓ
مقام اشاعت دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لیے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہورہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہوکر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت با مقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

کبھی جامع سیرانی مسجد بھاولپور کی جدید تعمیر کا نظارہ کریں تو مدینہ شریف یاد آتا ھے

بہت مختصر عرصہ میں جامع سیرانی مسجد کی تعمیر تو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے گنبد جگ مگ کرکے اہل ایمان کو یا مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کررہا ہے۔ اب محراب مسجد کے نظارہ سے محراب نبوی شریف یاد آتا ہے۔ پہلی منزل کا مکمل فرش ہوا۔

باقی ہونے والا کام: ۔ اب دو منزلوں میں ماربل کے فرش کی ضرورت ہے یہ سعادت آپ حاصل کریں صدقہ جاریہ ہے جب تک مسجد قائم رہے گی نمازی عبادت کرتے رہیں گے اجر و ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔ بذریعہ ڈرافٹ رچیک زرتعاون روانہ کرنے والے حضرات کھاتہ نمبر 1136-01-02-1503 بنام سیرانی مسجد ایم۔ سی۔ بی عیدگاہ برانچ بہاولپور روانہ کریں۔

(انتظامیہ تعمیراتی کمیٹی)

تحفظ ناموس رسالت ٹرین مارچ

لبیک یارسول اللہ لانگ مارچ اورسیمینار

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری کے تحت گذشتہ ماہ حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے شہزادے حضرت حاجی محمد فضل کریم صاحب نے کراچی تا راولپنڈی ٹرین مارچ کیا پاکستان کے جس ریلوے اسٹیشن پر پہنچے پروانہ ہائے شمع رسالت نے دیوان گان عشق کا بھرپور استقبال کیا قائدین شہر شہر نگر نگر یہ کہتے ہوئے کہ ’’عظمت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاسبان ہیں پاسبان‘‘ حضور تاجدار گولڑہ حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے شہر راولپنڈی جا پہنچے وہاں ریلوے اسٹیشن پر ان کے استقبال کے لیے مخلوقِ خدا کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا اک سمندر تھا قائد قافلہ حضرت حاجی فضل کریم صاحب نے کہا کہ ہمارے پیارے آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر مبنی فلم اور خاکے بنانے والوں کو جہنم رسید کر کے ہی ہم چین سے بیٹھیں گے انہوں نے کہا کہ امریکہ کی پناہ میں چھپے گستاخانِ رسالت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکتے اور کہا کہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے یہ عہد و پیمان کر کے نکلے ہیں کہ اپنی زندگی کے آخری سانسوں تک گستاخوں کا منہ کالا کر کے رہیں گے۔

☆ جماعت اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام راولپنڈی سے کراچی تک لبیک یارسول اللہ لانگ مارچ ہوا راولپنڈی سے جب عشاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قافلہ ’’غلامی رسول میں موت بھی حیات‘‘ کا ترانہ گاتا ہوا روانہ ہوا تو قابل دیدہ مناظر سامنے آئے شہر بھر و مضافات سے ہزاروں اہل محبت کے قافلہ کو الوداع کرنے آئے نعرہائے تکبیر و رسالت اللہ اکبر و یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گونج سے حکومتی ایوانوں میں لرزہ بپا ہوا قائدین اہلسنت نے دنیا والوں کو بتا دیا ’’ہم عظمت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاسباں ہیں پاسباں‘‘ بیک زباں سب یہ کہہ رہے تھے ’’جانیں لوٹا دیں گے باطل کے ایونوں پر ناموس رسالت کے پرچم لہرا دیں گے‘‘ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ جذبات سے سرشار یہ قافلہ محبت پاکستان کے ۱۵۰ شہروں میں یہ سچا پیغام پہنچاتا ہوا کہ ’’میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے‘‘ ۱۲ نومبر کو باب المدینہ (کراچی) پہنچا۔ اس قافلہ کے میر کارواں جانشین غزالی زماں حضرت پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی امیر جماعت اہلسنت پاکستان، مفکر اسلام مفسر قرآن حضرت سید ریاض حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت، سفیر امن جگر گوشہ حضور محدث اعظم پاکستان حاجی محمد فضل کریم چیئرمین سنی کونسل پاکستان تھے جبکہ دیگر تنظیماتِ اہلسنت کے قائدین درگاہوں کے سجادگان جید علماء کرام ہمراہ تھے۔

اہلسنت کے قائدین کا تحفظ ناموس رسالت کے لئے تسلسل کے ساتھ ٹرین مارچ اور پھر لانگ مارچ فیصلہ اہم اور بروقت تھا عالمی سطح پر اس کے بہت بہتر نتائج سامنے آرہے ہیں کیونکہ گستاخانہ خاکوں کے بعد گستاخانہ فلم یہود و ہنود کی ایک سوچی سمجھی

سازش ہے دنیا بھر میں عوامی سطح پر اہل اسلام نے اس قبیح سازش کا بھرپور احتجاج کیا غیرت مسلم بیدار ہوئی پاکستان میں حکومتی سطح پر بھی ایک دن عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر منا کر کھاتہ پورا کرنے کی کوشش کی گئی (مگر سچ یہ ہے قومِ مسلم کا ہر دن اور رات بلکہ ہر لمحہ ہر آن عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے)

ملالہ پر حملہ کیوں؟

تحریک ناموس رسالت پورے عروج پر تھی کہ صوبہ سرحد کی 11 سالہ لڑکی ملالہ پر حملہ ہوا تو پھر کیا تھا کہ تقریباً ساری پاکستانی قوم کے وردِ زباں ملالہ ہی ملالہ تھا اس میں شک نہیں کہ لڑکیوں پر حملہ کرنا درندگی کی انتہا ہے چاہے یہ حملہ کشمیر کی بیٹیوں پر ہو یا فلسطین کی بیٹیوں پر سوچنا یہ ہے کہ افغانستان کی ہزاروں بیٹیوں کی آہ وفغاں سنائی دے رہی ہے بوسینا، چیچنیا دیگر دنیا بھر کے کئی ممالک میں روزانہ کتنی بیٹیاں ہیں جو ظلم وتشدد بربریت کی بھینٹ چڑھ رہی ہیں۔ عافیہ صدیقی کی چیخ وپکار سنائی دے رہی ہے مگر؟؟؟ ان بیٹیوں پر ظلم کی داستانوں پر ہمارے میڈیا کی توجہ نہیں؟ ہمارے سیاست دانوں نے کیوں چپ سادھ رکھی ہے؟ دنیا میں امن کا راگ الاپنے والی تنظیموں کے ٹھیکہ دار کیوں صُمٌّ بُکمٌ عُمْیٌ ہیں؟ کشمیر میں حصول تعلیم کے لئے نکلنے والی کتنی بچیاں ہیں جو ہندوؤں کی درندگی کی نذر ہو جاتی ہیں کہیں سے کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوتا نہ ہی وہ بیچاری بچیاں نوبل انعام کی حقدار ٹھہرتی ہیں؟ ان کے نام کا کوئی سکول بھی نہیں کھولا جاتا؟ ان کے نام کا یوم بھی کسی علاقہ میں نہیں منایا جاتا؟ آخر کیوں نہیں؟ 11 گیارہ سالہ ملالہ کے ساتھ اتنی ہمدردی کیوں یہ سارے اعزازت اس لئے تو نہیں کہ اس نے کہا میرا آئیڈیل اوبام ہے شاید اس لئے کہ اس پر صاحب بہادر امریکہ مہربان ہے؟ عین ''تحفظ ناموس رسالت'' کی تحریک میں ملالہ پر حملہ اور پھر شور شرابہ کر کے دنیا کی توجہ تحریک سے ہٹانا مقصود تو نہیں؟ کئی دنوں تک میڈیا میں ہر چینل پر ملاملہ کا ملال چھایا رہا کہیں یہود وہنود کی مکاری تو کام نہیں دکھا گئی؟؟؟؟؟؟؟......... ؟؟؟؟؟ سوچیں! اگر آپ اس بارے کچھ معلوم رکھتے ہیں تو ہمیں آگاہ کریں آپ کی تحریر کا انتظار ہے حقائق عوام وخواص تک پہنچانا ہماری مذہبی ذمہ داری ہے...... مگر! گستاخانہ خاکے بنانے والے اور گستاخانہ فلم بنانے والے اور گستاخانہ عبارات لکھ کر اہل ایمان کا دل جلانے والے کمینے کان کھول کر سن لیں کہ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

تحفظ ناموس رسالت سیمینار

تحفظ ناموس رسالت کی عملی تحریک کاروان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر اہتمام حضرت پیر طریقت سید اصغر علی شاہ بخاری علیہ الرحمۃ کے سالانہ عرس مبارک کے موقعہ پر یکم دسمبر ہفتہ بعد نماز عشاء آستانہ چشت نگر 12 کلومیٹر گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ میں بانی کاروان رسول حضرت پیر سید ظہیر الحسن شاہ بخاری کی تحفظ ناموس رسالت پر فکر انگیز اور دلوں میں اتر جانے والی پر اثر تقریر پر ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں نے ناموس رسالت پر اپنی جان و مال قربان کرنے کا حلف دیا۔ عشاق کا جذبہ صادق بتا رہا تھا کہ بہت جلد یہ پر خلوص تحریک دنیا بھر میں گستاخانِ رسالت کے پلید اجسام سے زمین کو پاک کرنے میں اہم کردار ادا کریگی۔ تحفظ ناموس رسالت پر جان کا نذرانہ پیش کرنے والے عشاق کاروان رسول کے ممبر بن جائیں۔

(رابطہ اذکار احمد قمر ایڈیٹر کاروانِ رسول 03368686187)

کبھی جامع سیرانی مسجد بہاولپور کی جدید تعمیر کا نظارہ کریں تو مدینہ شریف یاد آتا ہے

بہت مختصر عرصہ میں جامع سیرانی مسجد کی تعمیر تو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے گنبد جگ مگ کر کے اہل ایمان کو یاد مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے۔ اب محراب مسجد کے نظارہ سے محراب نبوی شریف یاد آتا ہے۔ پہلی منزل کا مکمل فرش ہوا۔

باقی ہونے والا کام: ۔اب دو منزلوں میں ماربل کے فرش کی ضرورت ہے یہ سعادت آپ حاصل کریں صدقہ جاریہ ہے جب تک مسجد قائم رہے گی نمازی عبادت کرتے رہیں گے اجر و ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔ بذریعہ ڈرافٹ/چیک زر تعاون روانہ کرنے والے حضرات کھاتہ نمبر

1136-01-02-1503

بنام سیرانی مسجد ایم۔سی۔بی عیدگاہ برانچ بہاولپور روانہ کریں۔ (انتظامیہ تعمیراتی کمیٹی)

میرا سب کچھ گنبد خضریٰ
کل بھی تھا اور آج بھی ہے

قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فیصلہ ہے کہ یہود و ہنود کبھی بھی کسی صورت میں اہل ایمان کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے وہ خبیث اپنی خبث باطنی کا اظہار گاہے گاہے کرتے رہتے ہیں گذشتہ چند سالوں میں تو یہود و ہنود اور غیر مسلم باطل قوتوں نے گستاخانہ خاکے اور پھر قرآن پاک کی کھلے عام توہین اور پھر گستاخانہ فلم بنا کر اہل ایمان کے قلوب پر خوب نمک پاشی کی دنیا بھر میں ان لعنتوں کے خلاف عملاً قولاً فعلاً احتجاج کا سلسلہ جاری ہے امریکہ میں عیسائی پادری خبیث نے یہ فلم بنائی امریکہ کو اپنے سپر پاور ہونے کا غرور ہے مگر اللہ رب العزت کا کرنا دیکھیں کہ امریکہ کے ٹوٹنے کی خبریں گردش کر رہی ہیں اور ضرور بالضرور بہت جلد دنیا کے نقشے میں امریکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا دیکھائی دے گا۔

یہ تو تھی یہود و ہنود کی وہ حقیقت جو سب کے سامنے ہے ایک حقیقت ان کی در پردہ ہے کہ لباس خضر میں وہ اپنے گماشتے کے ذریعے دنیا کے مختلف اسلامی ممالک پر قابض ہیں چہرے مہرے سے وہ مسلمان لگتے ہیں لیکن بقول حضور نبی کریم ﷺ "کلابہم فی ثیاب" انسانی لباس میں درندوں سے بھی ابتر کی عملی تفسیر ہیں حجاز مقدس میں ترک حکمرانوں کے خلاف سعودی نجدیوں کی جنگ کس باشعور انسان سے پوشیدہ ہے یہ تاریخی حقائق تو عیاں ہیں کہ حرمین شریفین پر قبضہ کرانے میں یہودیوں کا کتنا ہاتھ تھا نجدیوں سعودیوں نے حرمین پر قبضہ کرنے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی نوری گلیوں کو مسلمانوں کے خون سے آلود کیا قبضہ کرتے ہی یہود و ہنود کی سازش کے مطابق صحابہ کرام واہل بیت عظام اور اسلام کے عظیم المرتبت اور جلیل القدر اولیاء کے مزارات مقدسہ پر بلڈوزر چلا کر اہل اسلام کے قلوب پاش پاش کئے ان کے اس گھناؤنے اور مذموم اور مکروہ سیاہ کارنامہ پر عالم اسلام سراپا احتجاج ہوا ابن عبدالوہاب کے غیر اسلامی، تعصب اور بغض وعداوت سے بھرپور فتویٰ کے مطابق عالمین میں نور پھیلاتا ہوا کروڑوں اہل ایمان کے دلوں کا چین، پیارا پیارا گنبد خضریٰ کا گرانا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے سارے سارے منصوبے خاک میں ملا دیئے اس وقت وہ اپنے ناپاک منصوبے میں کامیاب نہ ہوئے اور نہ ہی وہ ہو سکیں بلکہ قرب قیامت میں دجال نامراد بھی (وادی جرف مدینہ منورہ کے مغربی شمالی میں آکر) گنبد شریف کو دیکھ اس کے گرانے کی نیت سے شہر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگا تو شہر مدینہ کی ہر شارع پر حفاظت کے لئے مامور فرشتے اس کا کوڑھا اور گندا منہ موڑ دیں گے۔

حالیہ سازش:۔ حرمین شریفین کی توسیع کی خبریں اخبارات اور ٹی وی پر سنی جا رہی ہیں سعودی نجدیوں کا توسیع کی آڑ میں گنبد خضریٰ شریف کو گرانے کی ناپاک سازش بھی شامل ہے۔ بہت ساری ویب سائیڈز پر ان کی اس دل ہلا دینے والی سازش کی تفصیلات دیکھی جاسکتی ہے۔ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ نے نجدیوں سعویوں کی گنبد خضریٰ شریف کو گرانے سازش کی تفصیلات ایک رسالہ کی صورت میں تحریر فرمائی تھی اس کا خلاصہ فقیر پیش کر رہا ہے درد دل رکھنے والے اہل ایمان سے اپیل ہے کہ اس مضمون کا بغور خود بھی مطالعہ کریں اور احباب کو بھی پڑھائیں تاکہ دشمنانِ گنبد خضریٰ کے مذموم عزائم سے مسلمان باخبر ہوں۔ ہر صاحب ایمان کا مذہبی و اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ نجدیوں کی گنبد خضریٰ شریف کی گرانے کی ناپاک سازش کے خلاف احتجاج کرے ہم عملاً نجدیوں کو بتادیں کہ اگر بالفرض گنبد خضریٰ کی طرف کوئی میلی آنکھ اُٹھی تو ہم نجدیوں کو وہاں سے نکالیں گے۔ اُٹھو! مسلمانوں نجدیوں بتادو کہ

میرا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

نئے سال کا چندہ ارسال فرمائیں

جن ممبران کا سالانہ چندہ اس دسمبر 2012ء میں ختم ہو رہا ہے ان سے گذارش ہے کہ نئے 2013ء کے لیے اپنا چندہ مبلغ 200 سو روپے بذریعہ منی آرڈر ربینک ارسال فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوۃ والسلام وعلی من لا نبی بعد

اما بعد! فقیر کو سال ۱۴۲۸ھ میں ماہِ رمضان شریف میں گنبد خضراء شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ مدینے پاک میں لمحہ لمحہ ہزاروں نیکیاں نصیب ہوتی ہیں لیکن نجدی مولویوں اور ان کے چیلے چانٹے ہم غریبوں کو چین سے عبادت کرنے نہیں دیتے بلکہ اُلٹا عملی، ذہنی اذیتوں سے ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ اس سال یہ حادثہ پیش آیا کہ نجدی مولویوں نے ایک کتاب چھاپ کر عام شائع کی اور تا حال ان کی یہ شرارت جاری ہے جس میں دیگر گستاخیوں کے علاوہ سعودی حکومت کو اپیل کی کہ گنبد خضرا کو زمین بوس کیا جائے (گرادیا جائے) (معاذ اللہ) اس کتاب کو پڑھنے پر میرے جیسوں کا جگر پاش پاش تو ہونا تھا لیکن اس کا علاج ہمارے یہاں کیا؟ فقیر نے اپنے آقا ﷺ کی غلامی کا اظہار قلم کے ذریعے پیش کر دیا۔

(یہ مضمون کتابی صورت میں بزم فیضان اویسیہ کراچی نے شائع کیا۔ ادارہ)

تاریخ گنبدِ خضراء :۔ جہاں تاجدار کونین رحمۃ للعالمین ہمارے حضور نبی پاک ﷺ آرام فرما ہیں اس عمارت کو گنبد خضراء سے یاد کیا جاتا ہے یہی وہ حجرہ مقدسہ ہے جہاں آپ ﷺ نے مدنی زندگی بسر فرمائی اور اسے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آپ نے خود تیار فرمایا تھا۔

فائدہ:۔ اس معنی پر گویا مزار کے گرد تعمیر (قبہ جات ومزارات) کی ابتدا خود بانیٔ اسلام ﷺ نے فرمائی۔

دورِ صحابہ کرام اور مزارت مقدسہ :۔ حضور اکرم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حجرۂ پاک میں رہا کرتی تھیں۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں تقاضۂ ادب اور ضرورت کے تحت حجرۂ مبارک کے دو حصے کر دیئے تاکہ بی بی صاحبہ ایک حصہ میں اور مزارات مقدسہ دوسرے حصہ میں ہوں تاکہ عقیدت مند قبر انور کی زیارت آسانی سے کر سکیں۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ عمرو بن دینار اور عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ظاہری عہد طیبہ میں کاشانۂ نبوی کے گرد کوئی چار دیواری نہ تھی۔ سب سے پہلے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چار دیواری تعمیر کرائی۔ (وفا الوفاء)

فائدہ:۔ مزاراتِ محبوبانِ خدا کی تعمیر کے جواز کی توثیق مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوئی اس معنی پر مزارات پر قبہ جات وتعمیرات کا جواز اجماعی ہو گیا۔

حجرہ مبارک کی حفاظت اور خلفاء راشدین

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عروہ ابن سعد سے انہوں نے نوبل بن سعید بن مغیرہ ہاشمی سے اور علامہ سمہودی نے محمد بن عقیل سے روایت کی ہے کہ شب کے آخری حصے میں روضہ اقدس کی حاضری دینا اور تہجد پڑھنا میرا معمول تھا ایک رات میں حسب معمول گھر سے نکلا جب روضۂ اقدس کے قریب پہنچا تو میرے ہوش اُڑ گئے بارش کی وجہ سے روضۂ اقدس کی دیوار گری ہوئی تھی اور قبر انور نظر آرہی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی آرہا ہے غور سے دیکھا تو حضرت عمر بن العزیز (عمر ثانی) رضی اللہ عنہ آتے دکھائی دیئے اور جب انہوں نے قبر انور کو ظاہر دیکھا تو خوف واضطراب سے اتنا روئے کہ کبھی بھی اس طرح زار وقطار روتے نہیں دیکھے گئے۔ صبح تک محبوبِ حقیقی کے پہلو میں بیٹھے رہے سورج طلوع ہوتے ہی مدینے کے مشہور اور سعادت مند معمار حضرت وردان کو بلایا وہ بھی یہ منظر دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے اور آلاتِ تعمیر لے کر آگئے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بی بی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے غلام ابوحفصہ کو حکم دیا انہوں نے دوسروں کے ساتھ مل کر دیوار بنائی اس کے بعد اندر کی صفائی کا مرحلہ آیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبر انور کو صاف کرنے کی جو خدمت ملازم انجام دے رہا ہے اگر یہ میرے حصے میں آتی تو ساری دنیا سے زیادہ مجھے محبوب ہوتی۔ (عمدۃ القاری، وفاالوفاء)

ان روایات سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ مسجد نبوی اور روضۂ اقدس کی حفاظت، تزئین وآرسائش اور قبر انور کی حرمت کے تحفظ کے لئے سب سے پہلے خلفائے راشدین میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز (جن کا شمار پانچویں خلیفہ راشد کے طور پر خلفائے راشدین میں کیا جاتا ہے) نے اقدامات کئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبہ جات کی تعمیرات اور مزارات کا بدعت کہنا انتہائی بدبختی ہے۔

عباسی خلفاء اورمزارت مقدسہ کی تعمیر

☆ خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ خیزران ۱۷۰ھ میں مدینہ طیبہ میں وارد ہوئیں انہیں مسجد نبوی اور روضۂ انور سے بڑی عقیدت تھی۔

☆ اسی طرح عباسی خلیفہ المتوکل نے ۲۳۳ھ میں روضۂ اقدس کے گرد سنگ مرمر کا فرش بچھانے کا خاص اہتمام کیا چنانچہ اس نے مشہور ماہر فن اسحاق کو مدینہ طیبہ اور مکۃ المکرمہ کی تعمیرات کا نگرانِ اعلیٰ مقرر کیا اور حکم دیا کہ حجرۂ پاک میں سنگ مرمر بچھائے۔ (وفاالوفا)

☆ سی طرح عمدۃ القاری جلد ۸ میں ہے کہ جب متوکل حکمران ہوا تو حجرہ پاک کے اردگرد سنگ مرمر نصب کرایا۔

☆ خلیفہ المقتفی (۵۳۰ھ ۔ ۵۵۵ھ) نے ان تعمیرات میں مزید اضافہ کیا اور ۵۴۸ھ میں از سرِ نو سنگ مرمر بچھوایا، صندلی و

آبنوس لکڑی کی نہایت خوبصورت اور پھولدار کھڑکیاں لگائی گئیں۔ان کے وزیر جمال الدین نے اس سلسلے میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور شفاف براق (چمکدار جگمگاتا ہوا) پتھروں سے حرمِ نبوی کو سجادیا۔

☆ عباسی خلیفہ المستضی (۵۶۶ھ۔۵۷۵ھ) نے ۵۷۰ھ میں بنفشی رنگ کے ریشمی پردے تیار کروائے اور ان کے چاروں کناروں پر چاروں خلفائے راشدین کے نامِ نامی رقم کروا کر لٹکائے۔(وفاالوفا ص ۴۱۵)

☆ خلفائے عباسیہ کے علاوہ دوسرے مسلمان بادشاہوں اور حکام نے بھی اپنی محبت اور عقیدت و نیاز مندی کا ثبوت دیا۔چنانچہ شاہانِ مصر کے وزیر حسن بن ریحانے سفید ریشمی پردے لٹکائے جن پر سرخ و زرد رنگ کی ریشم کے ساتھ نقش کاری کی گئی اور سورۃ یٰسین شریف لکھی گئی۔(عمدۃ القاری)

شاہانِ مصر کی عقیدت :۔ مسلمان بادشاہوں کی عقیدت اور نیاز مندی کا عالم یہ تھا کہ سلطان رکن الدین بیبرس نے ۶۶۷ھ میں حج کیا جب روضۂ اقدس پر حاضری دی تو اس کے دل میں روضۂ اطہر کے اردگرد جالی لگانے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ اس نے اگلے سال جالی بنا کر بھجوائی جو ۶۶۸ھ میں لگائی گئی۔(تاریخ المدینہ، تحقیق النصرۃ۔الوفا)

گنبد خضراء شریف

☆ ۶۷۸ھ میں قلاؤن صالحی نے تانبے کی جالیوں کے ساتھ گنبد خضریٰ بنوایا خطیرہ شریف کے اوپر مسجد کی چھت سے بلند تھا اور وفاالوفا کی تصنیف ۱۰۰۱ھ تک موجود تھا۔(راحت القلوب ۱۲۶)

☆ سلطان قلادون کے پوتے سلطان الصالح اسماعیل نے ۷۶۰ھ میں مصر میں ایک گاؤں خریدا اور اسکی آمدنی کعبہ معظمہ اور روضہ انور کے پردوں کے لئے وقف کردی۔(وفاالوفا)

☆ مصر پر ترکی سلاطین کا قبضہ ہو جانے کے بعد سلطان سلیمان اعظم ملک الصالح کے اس وقف میں مزید سات گاؤں کا اضافہ کیا اور حسبِ معمول غلافِ کعبہ اور پردے اور منبر نبوی شریف کا غلاف مصر سے بن کر آنے لگا۔(غلافِ کعبہ کی تاریخ مرتب مودودی ۱۹)

☆ سلطان الصالح بن محمد کے بعد حسن بن محمد نے ۷۶۵ھ میں گنبد پاک کی تعمیر از سرِ نو کروائی ۸۸۱ھ میں پھر اس گنبد پاک کی تعمیر شروع ہوئی جسکی تعمیل بروایت علامہ سمہودی ۸۹۲ھ اور بروایت امام محمد مہدی مطالع المسرات ۸۸۶ھ میں ہوئی۔ (وفاالوفا ۴۳۷، مطالع المسرات ۱۳۸)

☆ روضہ اطہر کی موجودہ صورت ۸۸۶ھ میں وجود میں آئی جواب تک قائم ہے۔

ترک سلاطین

☆ یہ مسجد شریف جو اس وقت موجود ہے وہ مصر کے بادشاہ قاتیبائی ۸۸۸ھ میں تعمیر کرائی تھی۔ (وفاء الوفاء، راحت القلوب ترجمہ جذب القلوب)

☆ خاندانِ قلاوون کے مملوک مصر کی طرح ترکی کے سلاطین نے بھی روضۂ اطہر کی تعمیر و تزئین میں حسن اہتمام کی تمام تر دلنوازیوں کے ساتھ حصہ لیا اور گنبد کا سبز رنگ انہی کی پسند ہے جو ذوقِ نظر کے ساتھ ساتھ ان کے حسن انتخاب و حسن عقیدت کی بھی دلیل ہے اس میں شک نہیں کہ تُرکیوں نے مسجد نبوی اور روضۂ مبارک کی توسیع اور تزئین کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

☆ اس کے بعد سلطان سلیمان رومی نے دسویں صدی کے وسط میں روضۂ مبارکہ میں سنگِ مرمر کا فرش لگایا۔ (جذب القلوب)

☆ اس سلسلے میں عثمانی خلیفہ محمود خان (۱۲۲۳ھ تا ۱۲۵۵ھ) کی محبت وارادت بہت زیادہ تھی اور ایک باوفا اور سچے مومن اور عاشق صادق کی طرح اس نے ۱۲۳۳ھ میں روضہ مبارک کی بنیاد و تعمیر میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور ذاتی طور پر حصہ لے کر گنبد خضراء پر سبز رنگ کرایا۔ (تاریخ الحرمین)

فائدہ: ۔موجودہ گنبدِ خضراء اسی عاشقِ صادق تُرک بادشاہ کی یادگار ہے اور دعا ہے

گنبد خضراء سلامت تجھے خدا رکھے تا قیامت یہ گنبد سدا بہار رہے۔ (آمین)

اب اعداء گنبد خضراء کے متعلق بھی کچھ معلومات عرض ہے۔

دشمنانِ گنبدِ خضراء کی تاریخ

اس تاریخ کے درمیانی پہلو بیان کیے جائیں تو سینکڑوں اوراق معرض وجود میں آئیں فقیر کی کتاب (روضۂ رسول ﷺ تاریخ کے آئینہ میں) کا مطالعہ کریں ذیل میں ہم چندان دشمنوں کا ذکر کرتے ہیں جنہیں گنبد خضراء اور روضۂ رسول ﷺ سے عدوات ہے۔

گنبد خضراء کا پہلا دشمن انگریز

یہ واقعہ ۵۵۷ھ کا ہے اس وقت حرمین شریفین پر خلیفہ ملک العادل حضرت نورالدین زنگی حکمران تھے ایک رات انہیں خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت سعادت نصیب ہوئی آپ نے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ''نورالدین یہ دو آدمی ہمیں تکلیف پہنچا رہے ہیں ان کے شر کا خاتمہ کردو۔'' سلطان نورالدین زنگی اُس وقت بیدار ہوئے وضو کیا نوافل پڑھے اور

سو گئے۔ دوبارہ وہی خواب دیکھا اُٹھے وضو کیا نفل پڑھے اور سو گئے تیسری بار حضرت نور الدین نے وہی خواب دیکھا اب کی بار انہوں نے دشمنانِ رسول ﷺ کو گہری نظر سے دیکھا اور ان کی شناخت ذہن میں محفوظ کر لی اور اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ طیبہ پہنچے اور حکام کو حکم دیا کہ شہر کی کل آبادی سے وہ فرداً فرداً ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور کوئی بھی اس سے بالا تر نہ سمجھا جائے گا چنانچہ نور الدین زنگی نے مدینہ طیبہ کے ہر فرد سے ملاقات کی مگر مطلوبہ افراد دکھائی نہ دیئے۔ نور الدین نے مدینہ کے حکام سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص ایسا تو نہیں رہ گیا جس نے ہم سے ملاقات نہ کی ہو جواب ملا کہ دو مغربی درویش صفت جو جُود وسخا میں اپنی مثال آپ ہیں اپنے حجرے میں رہتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں ملاقات نہ کر سکے۔ نور الدین نے سختی سے حکم دیا کہ ان دونوں کو بھی حاضر کیا جائے۔ وہ جیسے ہی سلطان کے روبرو لائے گئے انہوں نے دونوں کو شناخت کر لیا سلطان انہیں ساتھ لے کر حجرے میں پہنچے انہیں باہر کھڑا کیا اور خود اندر چلے گئے۔ تلاش بیسار کے بعد قرآنِ پاک و چند کتابوں کے سوا کچھ نہ پایا۔ آخر سلطان نے فرش پر بچھی ہوئی چٹائی اُٹھوائی اور غور کیا تو ایک اینٹ اُکھڑی ہوئی نظر آئی وہ اُٹھائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کے نیچے ایک سُرنگ کھودی گئی ہے جس کا دوسرا سرا روضۂ اطہر کے اندر پہنچ گیا ہے دُرویش صورت اور شیطان سیرت مجرمین دھر لئے گئے۔ تحقیق پر انکشاف ہوا کہ یہ دونوں عیسائی تھے اور روضہ اطہر سے بذریعہ سُرنگ سرور کائنات ﷺ کے جسد مبارک کو نکال کر لیجانے کا منصوبہ بنا کر آئے تھے یہ دیکھ کر سلطان نور الدین زنگی کی زبان سے ایک ہی جملہ رواں ہوا کہ آقائے نامدار ﷺ نے اپنے غلام کو ایسے وقت میں یاد فرمایا.....؟ نور الدین نے ان دونوں کو قتل کرا دیا اور روضۂ مبارک کی بنیادیں اتنی کھودلیں کہ زمین سے پانی نکل آیا پھر سیسہ اور دوسری دھاتیں پگھلا کر بھر دیں۔ دورِ خطرات سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روضۂ مبارک کو محفوظ کر لیا گیا۔ (جذب القلوب)

یہ واقعہ تاریخ مدینہ منورہ لکھی جانے والی تقریباً ہر کتاب میں موجودہ نجدی حکومت کی سرپرستی میں شائع ہونے والی کتب میں موجود ہے۔

اجسام مطہرہ کو نکلانے کا پروگرام

عبدی حکومت کے چھٹے حکمران الحاکم (۳۸۶ھ) کے عہد میں کچھ شرپسند اور بے دین عناصر نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت حاکم سے ملاقات کی اور اسے پٹی پڑھائی کہ تم مصر میں ایک مقبرہ تعمیر کراؤ اور روضۂ اقدس کے مکینوں کے اجسامِ مطہرہ کو یہاں سے نقل کر دو اس طرح ساری دنیا میں تمہارا شہرہ ہو جائے گا اور لوگ زیارت کو آنا شروع ہو جائیں گے۔ حاکم کو یہ بات پسند آئی اس نے مصر میں مقبرہ تعمیر کرایا اس نے ایک شخص ابو الفتوح کو تیار کیا اور اس کو چند ساتھیوں کے ہمراہ ناپاک مقصد کی تکمیل کے لئے مدینہ شریف بھیجا لوگوں کو جب حقیقت کا علم ہوا تو کھلبلی مچ گئی لوگوں نے اس کو مذموم ارادے سے

روک دیا ابوالفتوح نے عوام کی وارفتگی اور عقیدت کو دیکھ کر اپنا ارادہ ترک کر دیا مگر ابن سعدون لکھتے ہیں کہ لوگوں نے مشتعل ہو کر اس کے تمام ساتھیوں سمیت قتل کر دیا۔ (وفا الوفاء، تاریخِ بغداد الدین النجار محبّ طبری کی الریاض النصرۃ)

چالیس گستاخان صحابہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد نبوی کی زمین میں دھنس گئے

روضۂ اقدس کے خادمِ خاص حضرت شمس الدین صواب (دروازہ کے نگران) تھے ایک روز ان کے ایک دوست نے آ کر بتایا کہ آج حاکمِ مدینہ کے پاس کچھ لوگ آئے تھے انہوں نے امیر کو آمادہ کر لیا ہے کہ روضۂ اقدس سے شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجسامِ مبارکہ نکال کر لے جائیں امیر نے یہ بات مان لی یہ سنتے ہی حضرت صواب غم سے نڈھال ہو گئے اتنے میں امیر آیا اور کہا کہ رات کو کچھ لوگ آئیں گے آپ روضۂ اقدس کی چابیاں ان کے حوالے کر دیں اور انہیں کسی بات پر نہ روکیں۔ اس حکم سے انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی سازش تیار ہو گئی تھی۔ حضرت صواب بلک بلک کر رونے لگے، تن بدن کا ہوش نہ رہا اتنے میں حرم کا دروازہ کھٹکا اُٹھے دیکھا کہ باہر کچھ لوگ اوزار اور شمعیں لئے کھڑے تھے۔ دروازہ کھلتے ہی وہ تمام لوگ اندر داخل ہو گئے حضرت صواب کے دل پر چوٹ لگی انہوں نے ان بدنیت افراد کو گنا وہ چالیس تھے ابھی وہ حجرۂ مبارک کے قریب ہی نہ پہنچنے پائے تھے کہ زمین پھٹی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بدکردار اور ناپاک اس میں غرق ہو گئے اور ان کا نام ونشان باقی نہ رہا۔

یہ افراد جس جگہ غرق ہوئے آج بھی مسجد نبوی میں وہ ''عبرت کا نشان'' بنا ہوئی ہے۔

نجدی وہابیوں کے مظالم پر ایک نظر

تاریخ کی طرف آئیں اور دیکھئے کہ نجدی وہابیوں نے حرمین شریفین پر قبضہ جما کر اس قدر بھیانک انداز میں مقاماتِ مقدسہ، مزارات مبارکہ، کعبۂ شریف، کربلا معلّٰی، طائف اور جنت البقیع کے مزارات وحجرات کو تباہ و برباد کیا ان واقعات کی مختصر سی جھلک ملاحظہ فرمائیے

☆ علامہ السید شریف نے تاریخِ وہابیہ (صدق النجر) میں تحریر کیا ہے کہ سعود نے ایک نیا دین گھڑا اور اہل اسلام کو بے دین بدعتی اور مشرک ٹھہرایا۔

☆ ۱۲۱۶ھ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مشہدِ مبارک پر حملہ کیا بچوں اور مردوں کو بے دریغ قتل کیا اور بے اندازہ دولت لوٹی اور روضۂ اقدس کی عمارت کو خراب اور منہدم کیا۔

☆ حسنی بی اے سوانح ابنِ مسعود کے صفحہ ۴۸ پر لکھا ہے کہ ۱۲۱۷ھ میں مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی اور بہت سے مقاماتِ مقدسہ کو

تباہ و برباد کیا اور پھر مدینہ طیبہ میں وہی تاریخ دُہرائی جو وہ طائف اور مکہ مکرمہ میں اور کربلا معلیٰ میں دہرا چکے تھے۔اس نے جنت البقیع کی قبور کو مسمار کیا، گنبد گرادیئے، مزارات کی بے حرمتی کی اور تمام آثار و تبرّکات مٹادیئے، حجرۂ شریف سے تمام زر و جواہر لوٹ لئے اور قالین اُٹھوا کر اپنے شہر درعیہ لے گیا اس سلسلہ کو''الحرام'' میں اس طرح تحریر کیا گیا ہے کہ ۱۲۱۱ھ میں انہوں نے حجرۂ مطہرہ کے اموال و جواہر لوٹے مکۂ مکرمہ جہاں خون ریزی کی اجازت نہیں جوں بھی مارے تو کفارہ دینا پڑتا ہے مگر وہابیوں نے وہاں بھی خون کی ندیاں بہائیں اور ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مکہ مکرمہ پر قبضہ ہوا اور خون کی ندیاں بہائیں۔ بقول حسنی (بی۔اے) انہیں اصرار تھا کہ اگر مکہ کے مشرکین کی جانیں بچ جائیں لیکن مقابر و مزارات ضرور منہدم کردیئے جائیں گے اور مساجد کی آرائش ضائع کردی جائے گی۔

گنبدِ خضراء پر فائرنگ

اگست ۱۹۲۵ء میں وہابیوں نے مدینہ منورہ کی طرف پیش قدمی کی اور اپنی اعتقادی روایات کے مطابق ادب و احترام سے خالی وحشیانہ روش میں گنبد خضراء کے قدسی آداب کا بھی پاس و لحاظ نہ رکھا اور گنبد خضراء پر بھی فائرنگ کی چنانچہ حسنی (بی۔اے) تاریخ ابنِ سعود میں رقمطراز ہے کہ مسلمانوں میں پھر غیض و غضب برپا ہوا مسلمان حکومتوں کی طرف سے احتجاج ہوئے فرداً فرداً مسلمان بھی روضۂ اقدس کے تحفظ کے لئے کوشش کرتے رہے۔ ایرانی حکومت نے ایک وفد تحقیق حالات کی غرض سے بھیجا۔ ۱۹۲۵ء کے آخر میں اس وفد نے بیان شائع کیا کہ واقعی گنبد خضراء پر پانچ گولیاں لگی ہیں۔ (صفحہ ۱۵۷)

سازشوں، ستم کاریوں کے بعد سعود کی یہ کوشش تھی کہ وہ گنبد خضراء کو بھی مسمار کردے اس کا اشارہ حضرت فضلِ رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تصنیف الجبار میں کیا ہے۔

ان لوگوں نے گنبد خضراء شریف کو گرادینے کا ارادہ بھی کرلیا تھا مگر قدرت نے اس کی حفاظت فرمائی اور ان کے شر و فساد سے محفوظ رکھا یہ حلقے ابھی تک اس امر پر مطمئن نہیں ہوسکے کہ گنبد خضراء اپنی جگہ پر جوں کا توں قائم رہے۔

گنبد خضراء کو گرانے کی نجدی تاویلیں

سعودی سعد الحصین تجویز

(الف) اکبر هذه البدعة والفتن اقدمها ادخال قبر النبی ﷺ وقبری صاحبه رضی الله عنهما داخل المسجد النبوی۔ (ہفت روزہ الدعوۃ ۹، شعبان ۱۳۹۸ھ ریاض سعودی عرب)

ان میں سب سے بڑی اور پرانی بدعت اور فتنہ نبی ﷺ اور ان کے دونوں اصحاب (حضرتِ ابوبکر صدیق و عمر فاروق) رضی

اللہ عنہما کی قبروں کو مسجد نبوی کے اندر داخل کرنا ہے۔

(ب)و اذا قیل رائی فی ان ھذا منکر :فان الفرضۃ ستقدم نفھا لتغییرہ قریبا عند بدع التوسعۃ الغربیۃ حیث یمکن الاستغناء عن الجزء الشرقی المسجد بطولہ و اعادۃ حدود المسجد الشرقیۃ علی ما کانت علیہ زمن النبی ﷺ وز من خلفاء الراشدین، وازالۃ او اخفاء القبۃ و النقوش و الستر استجابۃ لار صاحب القبر و الحجرات ﷺ تبسویۃ القبور المشرفۃ و النھیعن تجصیصھا و البناء علیھما (ص ٦ الدعوۃ از سعد الحصین)

(ب) اور جب میری رائے مان لی جائے گی کہ یہ ایک منکر ہے تو مسجد نبوی کے مغربی حصہ کی توسیع کے وقت جلد ہی اس میں تبدیلی کا موقع مل جائے گا اور مسجد نبوی کے پورے مشرقی حصے سے بے نیازی ہو جائے گی نبی ﷺ اور ان کے خلفاء راشدین کے زمانے میں جس طرح مسجد نبوی کے مشرقی حدود تھے انہیں اسی طرح کرنا، گنبد خضراء اور نقوش و چادر کو پوشیدہ کرنا یا ہٹا دینا بھی ممکن ہو گا۔

(ج) اما مجرد المشی علی خطی من قبلنا فلیس من شرع اللہ فی شیء (ص ٨، الدعوۃ)

(ج) محض اپنے اگلوں کے نقش قدم پر چلنا خدا کا کوئی قانون نہیں۔

تبصرہ اُویسی

نجد یوکلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

گنبد خضراء کو مٹانے کیلئے مضمون نویس نے کئی دلیلیں دی ہیں سب سے بڑی دلیل یہ دی کہ گنبد خضراء بدعت ہے یہ وہابیوں، نجدیوں کا پرانا حربہ ہے اور سخت غلط بلکہ گمراہی ہے بالخصوص گنبد خضراء کے لئے بدعت کا اطلاق سراسر حماقت ہے اس لئے کہ اگر سرورِ کائنات ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مزارات مقدسہ اور ان پر گنبد کی تعمیر کو بدعت اور فتنہ تسلیم کر لیا جائے تو خلفاءِ راشدین و عہد صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین و آئمہ مجتہدین و جملہ مفسرین و محدثین فقہاء و متکلمین و مفکرین و مدبرین، اولیاء و مشائخ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرضیکہ پورے سرمایۂ ملت کو معاذ اللہ ایسی عظیم بدعت کا مرتکب و حمایتی ماننا پڑے گا جس نے تقریباً چودہ سو سال سے عالم اسلام کے ایک ایک صاحب ایمان کو اپنے عشق و محبت کا گرویدہ و شیدا بنا رکھا ہے اور ہر وہ دل جس میں ذرّہ برابر بھی ایمان کی رمق موجود ہے وہ اسے اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کا مرکز و محور تصور کرتا ہے پوری امت کا اجماع ہے کہ گنبد خضراء کی تعمیر نہ صرف جائز ہے بلکہ بنظرِ عقیدت و احترام اس کی طرف دیکھنا بہت بڑی سعادت نیک بختی کی دلیل ہے اور فرمانِ رسول ﷺ خود اس بات پر شاہدِ عادل ہے۔

لا یجتمع امتی علی ضلالۃ　　میری اُمت کسی فتنہ وگمراہی پر اتفاق نہیں کرسکتی۔

فائدہ:۔ اس سے ثابت ہوا کہ روضۂ رسول ﷺ بدعت نہیں جو اسے بدعت کہے وہ گمراہ اور پرلے درجے کا احمق ہے۔

اہل علم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ بدعت کے فتوے لگانے میں عجلت باز ہیں اسی لئے انکی یہ دلیل ہر لحاظ سے نا قابلِ قبول ہے۔ یہ اور واضح بات ہے کہ روضۂ اقدس اسلاف کا عمل ہے اسلافِ کرام کی اتباع اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا یہ ایسا اجماعی مسئلہ ہے جس میں کسی اختلاف کی گنجائش ہی نہیں ''عوام'' اور ''جاہلوں'' کی بات نہیں کہ انہیں خرافات کہہ کر ٹال دیا جائے ''خواص'' کے ہاتھوں یہ کام انجام پایا ہے سلاطین وامراء اور عثمانی خلفاء نے جالی اور گنبد کی تعمیر کرائی گو وہ خود بھی احکامِ شرع سے واقف ہوا کرتے تھے یا لاعلمی کی صورت میں علماء وفقہاء سے مسائل پوچھ لیا کرتے تھے اسے بھی تسلیم نہ کرلیا جائے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ سات، آٹھ صدیوں تک علماء اور فقہائے اُمت نے غیرت وحمیت اسلامی کو بالائے طاق رکھ کر سلاطین وامراء کی رضامندی کو سب پر ترجیح دی حالانکہ علمائے اسلام نے '' اعلاء کلمۃ الحق '' کی راہ میں بڑے بڑے جابر حکمرانوں کی بھی ذرّہ برابر پرواہ نہ کی لہٰذا اس طویل سلسلہ خیر وبرکت کو بدعت اور باطل ٹھہرانا جمہور اُمت مسلمہ سے اختلاف اور صراطِ مستقیم سے انحراف بلکہ الحاد ہے اور یہ الحاد نجدیوں وہابیوں کی عین مراد ہے اور وہ اپنی اس گندی عادت پر مجبور ہیں اسی لئے بس ہم یہی کہہ سکتے ہیں

نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

شرارت جاری ہے

نجدیوں کو گنبد خضراء کو گرانے کا خبط جاری ہے چند سال خاموش رہ کر پھر وہی راگ الاپ رہے ہیں یہ نجدی ٹولہ وہی ہے جن کی گستاخیوں، شرارتوں کی نشاندہی حضور نبی کریم ﷺ نے صدیوں پہلے فرمادی تھی بطور نمونہ عرض ہے۔

نجد سے فتنے وزلزلے ہونگے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔ نجد کے لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لیے (دعائے برکت فرمائیے) فرمایا اے اللہ شام اور یمن میں برکت نازل فرما انہوں نے دوبارہ کہا اور ہمارے نجد کے لیے۔ راوی (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کا خیال ہے کہ تیسری مرتبہ فرمایا" هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ " وہاں پر زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔ (بخاری شریف جلد۲، اصح المطابع دہلی)

شارحین الحدیث کی تحقیق

اس کے بعد علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں

واشار بقوله هناك الى نجد و نجد من المشرق (ج ۲۴، عمدۃ القاری شرح بخاری)

یعنی ھناک سے سرکار دو عالم ﷺ کی مراد نجد ہے جو مشرق میں ہے۔

☆ حضرت سالم نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے منبر کے پہلو میں کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا، فتنہ یہاں سے اُٹھے گا۔ فتنہ یہاں سے اُٹھے گا جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۲۴، مطبوعہ مصر)

☆ اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ بدرالدین عینی المتوفی ۸۵۵ھ فرماتے ہیں کہ مخبرِ صادق ﷺ نے اشارہ مشرق ہی کی طرف کیا جہاں کے لوگ ان دنوں کافر تھے سرکارِ دو عالم ﷺ نے خبر دی کہ فتنہ اسی طرف سے اُٹھے گا اور ایسا ہی ہوا جنگِ جمل و جنگِ صفین اور خارجیوں کا ظہور سمتِ مشرق کے علاقے نجد و عراق اور اس کے پاس پڑوس ہی میں ہوا اور فتنہ کبریٰ جو زبردست آپس کے انتشار اور خون ریزی کا سبب ہوا یعنی واقعہ شہادت حضرت عفان ؓ بھی وہیں پیش آیا جس سے نبی کریم ﷺ تحذیر فرماتے تھے اور اس کے پیش آنے سے پہلے ہی جانتے تھے جو علامتِ نبوت سے ہیں۔ (عمدۃ القاری جلد ۲۴)

حدیثِ شام و یمن لکھنے کے بعد علامہ بدرالدین عینی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ فتنے مشرق سے پیدا ہونگے اور اس علاقہ سے یاجوج ماجوج و دجال کا بھی خروج ہوگا کعب نے کہا کہ وہاں لاعلاج مرض ہیں اور وہ ہلاکت فی الدین ہے۔

ابن عبد الوہاب نجدی کی جائے پیدائش اور مرکز

نجد کا جغرافیہ بیان کرتے ہوئے مسعود عالم ندوی نے لکھا ہے کہ نجد کا جنوبی حصہ جو العارض کہلاتا ہے اس کا مشہور شہر ریاض ہے جو آجکل سعودی حکومت کا پایۂ تخت ہے۔ عارض کو جبل یمامہ بھی کہتے ہیں اصل میں یہ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اس کے گردونواح کی زمین وادی حنیفہ اور یمامہ کہلاتی ہے۔ شیخ الاسلام (محمد بن عبد الوہاب نجدی) کی جائے پیدائش ''عیینہ'' اور دعوت کا مرکز ''درعیہ'' دونوں اسی وادی میں واقع ہیں۔ (یہ ندوی صاحب نجدی کا ایک مداح ہے) (صفحہ ۱۶، حاشیہ کتاب محمد بن عبدالوہاب از مسعود عالم ندوی)

مشہور محقق و فاضل محمد فرید وجدی نے اپنی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ

وتخرج منها القرامطة و مسيلمة الكذاب والو هابيون وعاصمتها مدينة الرياض و سكانها قد ثلا ثين الفًا (المجلد العاشر دائرۃ معارف القرن العشر بن محمد فرید وجدی مطبع بیروت)

یعنی نجد سے قرامطہ، مسیلمۃ الکذاب اور وہابیوں کا خروج ہوا نجد کا پایۂ تخت ریاض ہے اس کے باشندے تقریباً تیس ہزار ہیں۔

المنجد میں ہے کہ

کانت نجد ا المهد الاوّل للدعوة الوهابية و فيها نشأالبيت۔ السعودی و منها بسطو انفوذهم علی الاحاء و الحجاز و عسير فانشأامير ها عبد العزيز بن محمد بن سعود الملكةالعربية السعودية ۱۹۳۲ء۔

(المنجد فی الاعلام طبع سابع بیروت)

نجد وہابی مشن کا گہوارۂ اوّل ہے سعودی خانوادہ یہیں سے بڑھا اور احساء حجاز، عسیر پر چھا گیا اور اس کے امیر عبد العزیز بن (امیر درعیہ محمد بن) سعود نے ۱۹۳۲ء میں سعودی حکومت کی داغ بیل ڈالی۔

☆ خواجہ حسن نظامی نے لکھا ہے کہ نجد کے باشندے سالہا سال سے وہابی ہیں اور ان کے مورثِ اعلیٰ (محمد بن) عبد الوہاب نجدی کے نام سے پوری دنیا کے وہابی منسوب ہیں نجدیوں کے عقائد ہندوستانیوں میں سے پوشیدہ نہیں کیونکہ یہاں بھی بہت سے وہابی موجود ہیں اور دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔

☆ یہ خواجہ مذہبی لحاظ سے ہرجائی تھے۔ (نادان وہابی، مطبوعہ دہلی، ربیع الاول ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۵ء)

تبصرہ اُویسی غفرلہ:۔ محمد بن عبد الوہاب نجد میں پیدا ہوا اور نجدیوں کی رسول اللہ ﷺ سے دشمنی اور اولیاء کرام سے بغض و عداوت مشہور ہے اور اس کے ورثاء پر دیگر گستاخیوں کے علاوہ گنبدِ اقدس کے گرانے کا بھوت تا حال سوار ہے۔

نجدیوں کی گنبد خضرا کو گرانے ناپاک سازش

گذشتہ سالِ دوران ۱۴۲۸ھ کے رمضان المبارک میں فقیر مسجد نبوی شریف میں افطار کے لیے بیٹھا تھا چند ساتھی ایک رسالہ لائے جو ازاول تا آخر گستاخیوں سے پُر تھا۔

تعارفِ کتاب:۔ زیارتِ مسجد مصطفیٰ ﷺ کتاب کا نام ہے اور اس پر "علیہ وسلم ﷺ" کا لکھنا جہالت کی دلیل ہے اس کا مصنف شاہد محمد شفیق ہے۔ داعیہ مکتبہ دعوت وتوعیۃ الجالیات بالرس عربی اُردو میں ہے مدینہ طیبہ و دیگر مقامات پر مفت تقسیم کی گئی۔

سعودی حکومت کو گنبد خضراء گرانے کا مشورہ ؟توبہ توبہ

اس کے صفحہ ۱۴۸ پر ہے کہ اللہ تعالیٰ مملکتِ سعودی عرب کو توفیق دے اسے (گنبد خضراء) سنتِ صحابہ کے مطابق کردیں جیسا کہ بعض صحابہ میں قائم تھے یعنی گنبد خضراء زمین بوس کردیں اور مسجد نبوی شریف اور آپ ﷺ کی قبر کے درمیان فصل (فرق) کردیں۔ (بلفظہٖ) کتاب فقیر کے پاس محفوظ ہے۔

نوٹ :۔اس کے علاوہ اس کتاب میں بے شمار گستاخیاں لکھیں جس کا لکھنا، پڑھنا ناقابل برداشت ہے۔

انجامِ بد

فقیر تو چاہتا ہوں کہ ان بدبخت نجدی مولویوں کو اجازت ملنی چاہئے تاکہ ان کے ارادۂ بد پر انہیں عمل کرنے سے پہلے ان کا ستیاناس ہوجائے گا اور اہلِ حق کا بول بالا ہوجائے گا جیسے اسی رسالہ میں چند اعدائے گنبد خضراء کے واقعات فقیر عرض کرچکا ہے۔اس پر مزید لکھنے کو تو جی چاہتا ہے لیکن موجودہ مسلمانوں کی بے حسی دیکھ کر کچھ لکھنے کا دل گوارا نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کے طفیل نجدیوں ودیگر اعدائے اسلام کے فتنوں اور شرارتوں سے ہم سب کو بچائے۔(آمین)

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۳ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ

اس مضمون کی ترتیب کی سعادت محمد فیاض احمد اویسی رضوی کے حصہ میں آئی

حکمت فاروقی کے جواہر پارے

محمد حامد رضا چشتی

دنیا میں کسی انسان کی عظمت کو دیکھنے کے عام طور پر دو ہی بڑے پیمانے ہیں، پہلا تو یہ کہ اس کی فکر اور دعوت کیا ہے دوسرا یہ کہ اس کی اپنی زندگی کہاں تک اس فکر کی عکاسی کرتی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں اگر کسی انسان کی فکر عالمگیر، اس کی دعوت نجات دہندہ خلق، اس کا پیام اور اس کی زندگی ان اُصولوں کی جیتی جاگتی تصویر ہے تو وہ مقتدائے انسانیت سید الاولین و آخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے یا پھر وہ مبارک لوگ ہیں جنہوں نے انسانیت کے اس محسن اعظم سے محبت و شفقت کے سبق سیکھے۔

اسی درسگاہ کے نامور متعلم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام نامی سے کون واقف نہیں آپ کی جامع اور متنوع زندگی کے ایک ایک پہلو پر مبسوط مضامین لکھے جاسکتے ہیں اسلامی تاریخ کے اس سب سے بڑے دبدبے والے درویش متواضع اور منکسر المزاج خلیفہ کی زندگی کا ہر پہلو عظیم ہے۔

ذیل میں آپ کے بعض حکیمانہ مقولے پیش خدمت ہیں جو آپ کی جامع اور کامیاب زندگی کا راز اور لب لباب ہیں بظاہر تو یہ معمولی باتیں ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہی وہ پاکیزہ اصول ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مرتبہ حاصل کیا تھا۔ آپ نے فرمایا

(1) جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔

(2) جس سے تم کو نفرت ہو اس سے ڈرتے رہو۔

(3) جو شخص برائی سے واقف نہیں وہ اس میں مبتلا ہوگا۔

(4) تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں سلام کرنا، دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا، مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

(5) دنیاوی حرص کو کم کرو آزادانہ زندگی بسر کرسکو گے۔

(6) زیادہ ہنسنے سے عمر کم ہوجاتی ہے، رعب دبدبہ جاتا رہتا ہے اور موت سے غفلت ہوجاتی ہے۔

(7) جو عیب سے مطلع کرے وہ دوست ہے۔

(8) کم بولنا حکمت، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور کم آمیزی میں عافیت ہے۔

(9) مشغولیت سے پہلے فراغت اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جان۔

(10) طمع کرنا مفلسی اور بے غرض ہونا امیری ہے۔

فیضان صدیق اکبر

زیر نظر ضخیم کتاب امیر المؤمنین خلیفہ بلافصل افضل البشر بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ پر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب 12 ابواب ہیں آپ کا تعارف، اوصاف، ہجرت، غزوات، خلافت، وصال مبارک آپ سے منقول تفاسیر اور روایات، افضلیت، آپ کی کرامات ولادت سے وفات تک تمام حالات کو اجاگر کیا گیا ہے اس کتاب کو مزین کرنے کے لیے کم وبیش 500 سو عربی، اردو، فارسی کتب سے حوالہ جات لئے گئے ہیں۔ اس خوبصورت اور محقق ومدلل کتاب کی ترتیب کی سعادت دعوت اسلامی کے علماء کرام نے دی ہے۔ اس کے 712 صفحات ہیں مضبوط جلد اعلیٰ کاغذ عمدہ طباعت کمپیوٹر کتابت۔ علم دوست حضرات یہ کتاب اپنے شہر میں مکتبۃ المدینہ یا عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی سے طلب فرمائیں۔

نئے سال کا چندہ ارسال فرمائیں

جن ممبران کا سالانہ چندہ اس دسمبر 2012ء میں ختم ہو رہا ہے ان سے گذارش ہے کہ نئے 2013ء کے لیے اپنا چندہ مبلغ 200 سو روپے بذریعہ منی آرڈر / بینک ارسال فرمائیں۔

امام عالی مقام شہزادہ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کی ڈائری سے ایک ورق

حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کرام کے ساتھ محبت کا فرض ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی الحق اور تبلیغ اسلام کی اُجرت اُمت پر یہی قرار دی ہے کہ اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے ساتھ محبت کی جائے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط (پارہ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۳)

تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔ (مکتوب نمبر ۲۶۶، جلد اول)

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہنے والے؟

جولوگ یزید کو خلیفہ راشد مانتے ہیں اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو خلافت کا باغی ٹھہراتے ہیں وہ صرف اتنا بتائیں کہ اگر امام حسین رضی اللہ عنہ کا خروج غیر شرعی اور منشائے رسالت کے خلاف تھا تو ان احادیث کا کیا بنے گا جن میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے امام حسین کے فضائل بیان فرمائے ہیں آئمہ حدیث نے اپنی کتب احادیث میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر ابواب قائم فرمائے ہیں۔

اس کے باوجود خارجی حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے خلاف نفرت کی مہم چلاتے ہوئے نہیں شرماتے۔ افسوس کہ یزید گردی میں یہ لوگ حضرت حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے بھی کچھ سبق حاصل نہیں کرتے۔ تاریخ سوال کرتی ہے کہ اگر امام عالی مقام رضی اللہ عنہ راہِ حق پر نہ تھے تو جوان کا راستہ روکنے آیا تھا وہ آخر کار خود اسی راہ پر گامزن کیوں ہو گیا؟ بھلا یزید سے ملنے والی دولت وثروت اور جاہ ومنصب کو ٹھوکر مار کر حُر امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے ساتھ گرفتارِ بلا کیوں ہوا؟ کیا اسے اپنی جان عزیز نہ تھی......؟ بھلا کوئی بتائے تو کہ حضرت حُر نے کس اُمید پر امام عالی مقام کے قدموں پر سر کٹا دیا......!

کیا اُمید دُنیا پر؟ کیا اس لیے کہ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا خروج غیر شرعی تھا؟ یا اس لیے کہ آپ کی مسافرت خلافت کے خلاف بغاوت تھی؟؟؟ نہیں ہرگز نہیں۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعۂ کربلا کے ایسے شاہد ہیں جو قیامت تک اپنی شہادت سے امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی حقانیت کا اعلان کرتے رہیں گے اس پر بھی جو لوگ یزید پلید کو صحابہ کا امام مانتے ہیں اور مجاہد اعظم گردانتے ہیں وہ جواب دیں کہ حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ نے یزید پلید کو کافر اور لعنتی کیوں قرار دیا اس پر بھی جو لوگ قتل حسین رضی اللہ عنہ جائز قرار دیتے ہیں وہ اپنے سب سے بڑے امام ابن تیمیہ کا یہ بیان پڑھیں

"قتل حسین اللہ و رسول کے نزدیک جرم و معصیت ہے۔ آپ کو شہید کرنے والے اور آپ کی شہادت پر خوش ہونے والے مستحق عذاب ہیں" (منہاج السنۃ، جلد دوم)

گر یزید واقعی خیر التابعین اور سنت فاروقی کا پیروکار تھا تو اسے نظر انداز کر کے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قصیدے کیوں لکھے اگر یزید ایسا ہی متقی پرہیزگار اور سادہ زندگی بسر کرنے والا تھا تو پھر حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے یزید کی تعریف کے برخلاف امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں روایات کیوں بیان کیں؟ خارجیوں نے جب یہ رنگ دیکھا کہ فقہ کے تو چاروں کے چاروں امام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنا امام عالی مقام مانتے ہیں اور یزید کو نرا مجرم و خطا کار گردانتے ہیں تو جمہور اسلام کو مغالطہ دینے کیلئے تاریخی حقائق کو مسخ کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ حضرت یزید بن ابو سفیان کی ساری فضیلت خود یزید بن امیر معاویہ کے کھاتے میں ڈال دی۔

تاریخ میں اس سے بڑھ کر فراڈ نہ کھیلا گیا ہوگا...... حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ کے بھائی ہیں بیٹے نہیں یہی والی شام مقرر ہوئے تھے نہایت دیندار اور پاکیزہ خصلت تھے حتیٰ کہ آپ کے بارے میں یہ قول فیصل ہے

"یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ تمام بنی ابو سفیان میں سب سے زیادہ افضل تھے" (الاستیعاب۔ جلد سوم، الاصابہ جلد سوم)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تنبیہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ "ایمان پر خاتمہ میں اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو بڑا دخل ہے۔ اہل بیت سے محبت اہل سنت و جماعت کے نزدیک سرمایۂ نجات ہے۔" (دفتر دوم مکتوب ۳۶)

شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ

ترجمہ...... یا الٰہی! حضرت فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی اولاد کے صدقے میں مجھے ایمان پر خاتمہ کی توفیق دے۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لو کان رفضا حب آل محمد فلیشهد الثقلان انی رافض

(دفتر دوم مکتوب شریف نمبر ۳۶، از حضرت مجدد الف ثانی)

اگر آل محمد ﷺ سے محبت رکھنا شیعیت ہے تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

اسی کے ساتھ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اعلان فرماتے ہیں

''بس اہل سنت وجماعت ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ انسان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے جس شخص کا دل اہل بیت کی محبت سے خالی ہے وہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے اور خارجی فرقہ میں داخل ہے۔'' (ایضاً)

چنانچہ تمام اہل سنت وجماعت میں سے آج تک کوئی بھی ایسی مسلمہ شخصیت نہیں گذری جس نے یزید کی مدح سرائی کی ہو اور امام عالی مقام کی بُرائی کی ہو لہٰذا کوئی سنی تو قیامت تک ایسی جسارت کر نہیں سکتا اس سلسلے میں حضور رسول کریم ﷺ کی واضح احادیث ہماری رہنمائی کیلئے کافی ہیں اور مینارہ نور کی طرح جگمگا رہی ہیں۔

امام ترمذی نے حدیث نقل فرمائی حضور پرنور ﷺ نے فرمایا

''حسن وحسین اہل بیت میں مجھے سب سے پیارے ہیں۔''

''جسے حسن وحسین سے محبت ہے اسے مجھ سے محبت ہے

اور جسے ان سے عداوت ہے اُسے مجھ سے عداوت ہے۔'' (ابن عساکر)

''حسین نواسوں میں سے عظیم نواسہ ہے۔'' (مشکوٰۃ شریف)

شہادت امام رضی اللہ عنہ حسین کی خبر بچپن میں عام ہوگئی

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تو بچپن ہی سے حضرت جبریل علیہ السلام کی زبان حق بیان سے اظہار اعلان ہو گیا تھا جس کے ثبوت کیلئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت من السنۃ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ''سر الشہادتین'' میں متعدد روایات نقل فرمائی ہیں۔

حضور اقدس ﷺ تو یہ فرمائیں

هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ۔ (مشکوٰۃ، مسند احمد جلد ۴)

یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے جسے میں آج جمع کرتا رہا ہوں۔

حضور نبی پاک ﷺ تو اس متبرک خون کا یہ احترام فرمائیں کہ اسے جمع فرماتے رہیں اور خارجیوں کا یہ رویہ کہ اس خونِ ناحق کو جائز قرار دے کر اِترائیں، قتلِ حسین پر خوشیاں منائیں اور یزید کے گن گائیں اور ذرا نہ شرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خود حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر مسرت کی بشارت دی تھی...... سرکار کریم ﷺ ہی نے کان میں اذان کہی تھی، خود ''حسین'' نام رکھا تھا نماز میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے دوش مبارک پر سوار پا کر رسول اکرم ﷺ اپنے سجدوں کو طویل کر دیا کرتے تھے۔ نیز آپ کی نورانی گردن پر رسول کریم ﷺ بوسے دیا کرتے تھے...... اسی گردن پر چھری چلانے والوں کو آج کچھ لوگ نہ معلوم کس دل سے ''مجاہد اعظم'' اور ''خیر التابعین'' کے خطابات سے نوازتے ہیں، یزید خلیفہ راشد ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور محدث و متقی اور عابد و زاہد گردانتے ہیں معلوم نہیں کہ یزید نوازی سے ان کے کون سے جذبے کی تسکین ہوتی ہے اور رسول کریم ﷺ کا دل دکھا کر اُنہیں کس طرح فلاح و خیر کی اُمید باقی رہتی ہے؟ اس موضوع پر فقیر کی تصانیف ''یزید کے غازی'' ''شہادتِ امام حسین اور بغاوتِ یزید'' کا مطالعہ کریں۔

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

جادو کا اثر یقینا ختم ہوگا :۔اس وقت مسلمانوں میں جن برائیوں نے جنم لے رکھا ہے ان میں جادو عام ہے (یعنی جادو کے ذریعے کسی کا کاربار بند کرانا گھریلو ناچاکی جانی نقصان وغیرہ)

☆اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جادو حق ہے کرنے والا کافر ہے کسی کو نقصان دینے کے لئے جو شخص جادو کرائے دنیا و آخرت میں اس کا انجام بد سے بدتر ہوتا ہے اولاً تو بہت سارے لوگ خصوصاً خواتین وہم کا شکار ہیں اگر جادو کا اثر ہو تو تیر بہدف وظیفہ لکھا جا رہا ہے پڑھیں یقیناً فائدہ ہوگا۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ آسمانی کتب کے عالم تھے یہودیوں میں اپنے علم و فضل کی وجہ سے ممتاز مانے جاتے تھے۔ دولت ایمان سے مشرف ہوئے۔ فرماتے ہیں جب میں غلامی رسول ﷺ کی دولت لازوال سے مالا مال ہوا تو یہودیوں کو میرے بارے میں شدید دکھ ہوا۔ ان کو ایسے ایسے جادو آتے تھے کہ وہ چاہتے تو مجھے گدھا بنا دیتے لیکن مجھے اس وظیفہ نے یہودیوں کے ہر قسم شر سے محفوظ رکھا۔ حضرت کعب سے دریافت کیا گیا وہ کون سا وظیفہ ہے فرمایا یہ کلمات ہیں۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا مَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ (مشکوۃ شریف موطا امام مالک)

نوٹ :۔عربی عبارت کے اعراب کی تصحیح کے لیے اپنے علاقہ کے سنی حنفی عالم دین سے رابطہ کریں۔ احباب کو بھی بتائیں عام اجازت ہے۔

ایک انقلاب آفریں شخصیت حضرت ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری

بعض شخصیات کثیر الجہات ہوتی ہیں جنہیں قدرت نے اپنی مختلف صفات عالیہ سے نوازا ہوتا ہے یہ ہر رنگ، ہر روپ اور ہر جہت میں باکمال و بے مثال ہوتی ہیں انہی باکمال لوگوں میں نقیب علم وحکمت، تاجدارِ علم و عرفاں، فخر چشتیاں نباض عصر حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب 22 واسطوں سے حضرت غوث العالمین خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔ حضور ضیاء الامت نے 21 رمضان المبارک 1336ھ بمطابق یکم جولائی 1918ء کو بھیرہ کی مردم خیز سرزمین پر علم وحکمت سے لبریز روحانی خانوادے میں آنکھ کھولی آپ کی ابتدائی زندگی بھی اسرار و معرفت کے عظیم الشان واقعات سے بھرپور ہے آپ کی پیدائش کی رات حضور غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ نے آپ کے جدامجد حضرت امیر السالکین کو آپ کی ولادت باسعادت پر مبارکباد دی۔

تعلیم وتربیت:۔ ذہانت اور رفعت کے آثار بچپن ہی سے آپ میں نمایاں تھے ابتدائی تعلیم کا زمانہ والد بزرگوار پیکر طریقت، نازش شریعت حضرت خواجہ پیر محمد شاہ کے زیر سایہ گزارا۔ دینی تعلیم کا آغاز دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سے کیا آپ کے والد گرامی نے آپ کی تعلیم وتربیت کے لئے دنیائے علم وعرفان کے عظیم شاہکاروں کا انتخاب فرمایا آپ نے دورہ حدیث شریف کی تکمیل شہرۂ آفاق عالم حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی سے کی۔

آپ نے تحریک پاکستان کے دوران اپنے جلیل القدر مشائخ کے شانہ بشانہ عملی جدوجہد کی۔ اس کے بعد آپ اعلیٰ دینی علوم کی تحصیل کے لئے دنیائے اسلام کی عظیم ترین درسگاہ جامعۃ الازہر مصر تشریف لے گئے وہاں "کلیۃ الشریعہ" سے اسلامی قانون کی اعلیٰ ڈگری لے کر واپس تشریف لائے۔ وطن واپسی پر اپنے والد گرامی کے قائم کردہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں درس وتدریس کا آغاز فرمایا۔ والد گرامی کے وصال کے بعد 1957ء میں اس ادارہ کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز فرمایا اور ایسا نصاب مرتب کیا جو دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ تھا آپ کی روحانی تربیت میں آپکے والدین کے بعد جس شخصیت نے نمایاں کردار ادا کیا وہ آپکے مرشد گرامی صوفیائے چشت کے چشم وچراغ حضور شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آپ نے نمایاں کردار ادا کیا اس پرکٹھن راستے میں آپ کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھی جانا پڑا تو آپ نے مسکرا کر ان سلاخوں کو گلے سے لگالیا۔

تصانیف:۔ حضرت ضیاء الامت دنیائے علم ومعرفت کا ایک درخشندہ ستارہ تھے 3500 صفحات پر مشتمل درد وسوز

کا ارمغاں ''تفسیر ضیاء القرآن'' پانچ ہزار سے زائد صفحات کی حامل محبت رسول ﷺ کی خوشبو سے مہکتی ''ضیاء النبی شریف'' سنت خیر الانام، بے شمار علمی مقالات آپ کے علم وفضل کا حسین شاہکار ہیں۔ دنیائے صحافت میں آپ کی حسین یادگار ضیائے حرم آج بھی اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے۔

چیف جسٹس :۔ آپ کو تبحر علمی اور علوم دینیہ پر دسترس کے پیش نظر وفاقی شرعی عدالت کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا آپ سترہ سال کا طویل ترین عرصہ اعلیٰ عدلیہ سے وابستہ رہے اس دوران انتہائی اہم فیصلے صادر فرمائے جو پاکستان کی عدلیہ کے لئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں حضور ضیاء الامت علامہ اقبال سے بے پناہ عقیدت فرماتے تھے یہی وجہ ہے علامہ اقبال کے افکار اور حضرت ضیاء الامت کے نظریات میں بڑی ہم آہنگی پائی جاتی تھی آپ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے اور مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں اور نزاعات سے دل برداشتہ رہتے تھے بحر علم وحکمت کے اس شناور کو دینی و علمی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان کی جانب سے ستارۂ امتیاز اور حکومت مصر کی طرف سے حسن کارکردگی کا میڈل پیش کیا گیا

اولاد وامجاد :۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ضیاء الامت کو چھ صاحبزادے عطاء فرمائے جن کے اسمائے گرامی بالترتیب یہ ہیں

سفیر فکر ضیاء الامت، مجاہد تحریک ختم نبوت، حضرت قبلہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب (فاضل جامعہ ام القری) سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

صاحبزادہ حفیظ البرکات شاہ صاحب، صاحبزادہ میجر محمد ابراہیم شاہ صاحب، صاحبزادہ محسن شاہ صاحب، ڈاکٹر ابوالحسن شاہ صاحب (فاضل جامعہ الازہر مصر) بیرسٹر فاروق بہاؤ الحق شاہ صاحب ہیں۔

حضرت ضیاء الامت نے اپنی تمام اولاد کی اسلامی خطوط پر تربیت کی اور دینی و دنیاوی تعلیم کے زیور سے آراستہ فرمایا۔

وصال شریف :۔ 7 اپریل 1998ء (9/10) ذی الحجہ کی درمیانی شب میں معرفت اور محبت کا یہ خورشید غروب ہو گیا۔ آپ نے اپنی 80 سالہ زندگی میں جو علمی، دینی وملی خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ میں نمایاں طور پر سنہری حروف سے رقم کرنے کے لائق ہیں آپ کا مزار بھیرہ شریف میں زیارت گاہ خاص وعام ہے آپ کا عرس مبارک ہر سال 19,20 محرم الحرام کو بھیرہ شریف (ضلع سرگودھا) میں انتہائی عقیدت واحترام کے ساتھ منعقد کیا جاتا ہے۔ دعا ہے اللہ کریم آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کا روحانی تصرف ہر وقت ہمارے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین۔

بیعت کیا ھے؟

حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ نے ایک نشست میں سائل کے جواب میں فرمایا کہ بیعت بیع سے نکلا ہے۔ بیع کے معنی فروخت کرنے کے ہیں۔ یعنی جس نے بیعت کی اس نے خود کو اور اپنی تمام اشیاء کو فروخت کر دیا اور در حقیقت بیعت اللہ کے لئے کی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کو اللہ سے بیعت قرار دیا ہے اس لئے حضور ﷺ کے نائبین کے ذریعہ یہ بیعت کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کا ثبوت قرآن مجید میں ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا۠

(پارہ ۲۶، سورۃ الفتح آیت ۱۰)

وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔

اس موضوع پر فقیر کے 4 رسالے ہیں

(۱) پیری مریدی

(۲) اصلی نقلی پیر کا فرق

(۳) بے عمل پیر اور جاہل مرید (مطبوعہ)

(۴) بیعت کا ثبوت۔

(1988ء کی ڈائری سے ایک ورق)

کیا حج کا خطبہ یہی ہے؟ کہ!

اللہ کے سوا جو کسی کو پکارتے ہیں وہ گمراہ ہیں؟

۹ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ کو میدان عرفات میں سعودیوں نجدیوں کے مفتی عبدالعزیز بن باز نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق کا براہ راست رابطہ ہے اس کا کوئی وسیلہ نہیں ”جو اللہ کے سوا جو کسی کو پکارتے ہیں وہ گمراہ ہیں“

سعودیوں نجدیوں کا مفتی آنکھوں سے تو اندھا ہے ہی (تنقید نہیں حقیقت ہے آپ تحقیق کریں) نابینا ہونا کوئی عیب نہیں ہمارے سلف صالحین آئمہ مجتہدین میں کئی روشن دل والے نابینے گزرے ہیں جن کا نام اہل اسلام کے لئے سند ہے مگر جب دل نابینا ہو تو سر والی آنکھیں بینا ہوں بھی تو کام کی نہیں ہیں یقیناً یہ اندھا پن ہی تو ہے کہ میدان عرفات میں یوم الحج کے دن لاکھوں مسلمانوں کو خطبہ حج دیتے ہوئے اتنا بڑا جھوٹ بولنا توبہ توبہ؟؟؟؟ سعودی نجدی مفتی کی ان دل دکھانے والی باتوں کا روئے زمین پر بسنے والے کروڑوں اہل ایمان کے قلوب شدید مجروح ہوئے۔ نجدی مفتی (از مفت) کی گمراہ کن باتوں کے مختصر اجوابات عرض کرتے ہیں۔

اس کا کوئی وسیلہ نہیں؟:۔ مطلقاً وسیلہ کا انکار نص کا انکار ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

وسیلہ کا انکار مبنی بر جہالت ہے:۔ حقیقتاً کائنات کا نظام چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اولیاء اللہ یا فرشتے اللہ کے حکم وعطا سے کائنات کا نظام چلاتے ہیں جو خالق و خلق کے درمیان وسیلہ ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ رب العزت نے اپنے قدرت کے امور فرشتوں کے ذریعے کرائے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝

(پ ۲۶ سورۃ الذریت آیت ۱ تا ۴)

قسم ان کی جو بکھیر کو اڑانے والیاں، پھر بوجھ اٹھانے والیاں، پھر نرم چلنے والیاں پھر حکم سے بانٹنے والیاں۔

یہاں سے بوجھ اٹھانے والے بادلوں، آسانی سے چلنے والی کشتیوں اور حکم سے تقسیم کرنے والے فرشتوں کی قسم بیان فرمائی گئی ہے۔

اس کے تحت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ”فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا الملائکۃ تقسم الا رزق ولا

مطاء وغیرھا "قسم ان فرشتوں کی جو رزق، بارشوں اور ان کے علاوہ دوسری چیزوں کو بندوں اور شہروں میں تقسیم کرتے ہیں۔

مٹی اڑانے کے لئے ہوا کی ڈیوٹی ہے، پانی پہنچانے کے لئے بادلوں کو وسیلہ بنایا ہے، رزق تقسیم کرنے کے لئے فرشتوں کو وسیلہ بنایا۔ کیا وہ ہوا کے بغیر مٹی نہیں اُڑ واسکتا، کیا وہ بادلوں کے بغیر بارش نہیں برسواسکتا، کیا وہ فرشتوں کے بغیر رزق تقسیم نہیں کرسکتا، ان امور کے لئے غیروں کو وسیلہ کیوں بنایا جب کہ وہ خود رزق تقسیم فرماسکتا ہے، بادلوں کے بغیر بارش برساسکتا ہے تو یہاں غیر کی طرف رجوع کیوں؟

نجدی وہابی خود کئی بار غیر اللہ کو وسیلہ بناتے ہیں مثلاً بیمار ہو جائیں تو فوراً اپنی بیماری سے شفاء کے لئے ڈاکٹر و حکیم غیروں کے پاس جاتے ہیں جب خدا خود مشکل حل کرنے پر قادر ہے، وہ خود شافع الامراض ہے شافع الامراض کو چھوڑ کر غیروں کو وسیلہ کیوں بناتے ہیں؟ نعوذ باللہ ڈاکٹر و حکیم خدا بن گئے؟۔ نجدی مفتی کا کیا جواب ہے۔

پچاس سے پانچ نمازیں
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے

ہم اہل حق اہلسنت محبوبان خدا کو وسیلہ مانتے ہیں یہ عین قانون اسلامی اور منشاء کے بالکل مطابق ہے اللہ تعالیٰ نے معراج میں نماز اوّلاً پچاس وقت کی فرض فرمائی تھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عرض پر کم کرتے کرتے پانچ رکھیں آخر یہ کیوں اس لئے کہ نماز پچاس کی پانچ رہیں اس میں موسیٰ علیہ السلام کا وسیلہ شامل ہے آخر یہاں نبی علیہ السلام کی مدد کام آئی ہم سے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا نہیں ہوتی پچاس کیسے پڑھتے محبوبان خدا کے وسیلہ کے منکر نماز نہ پڑھیں کیونکہ اس میں غیر کا وسیلہ شامل ہے دراصل نجدی مفتی کو غلط فہمی ہوئی دلائل سے ثابت ہوا ہے کہ اللہ کے محبوب وسیلہ ہیں۔

اللہ سواء کسی کو پکارنے والے گمراہ ھیں ؟ :۔ یہ چور مچائے شور والی بات ہے اس لئے مطلقاً پکارنے کو گمراہی کہنا بہت بڑی گمراہی ہے۔ چند حوالے حاضر ہیں۔

اللہ کے سوا پکارنا اور حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام

اس طرح حضرت خلیل علیہ السلام نے بارگاہ رب جلیل میں عرض کیا کہ مولےٰ مجھے دکھادے کہ تو مردے کس طرح زندہ فرمائے گا۔ تو حکم ہوا چار پرندوں کو ذبح کر کے انکے گوشت پہاڑوں میں رکھو۔

"ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا" (پارہ ۳، سورۃ البقرہ، آیت ۲۶۰)

پھر انہیں بلاوہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے۔

دیکھو مردہ جانوروں کو پکارا گیا وہ دوڑے آئے تو کیا اولیاء اللہ کو پکارنا گمراہی ٹھہرا اگر پکارنا گمراہی ہوتا تو خلیل اللہ تو اللہ تعالیٰ کے رسول و نبی بلکہ جدالانبیاء ہیں وہ تو خلق خدا کی رہبری ورہنمائی کے لئے تشریف لائے ہیں حاصل یہ ہوا کہ دور سے ماسوا اللہ کو پکارنا گمراہی نہیں۔

نجدی مفتی نے اللہ کے سوا پکارنے کو گمراہی کہا جبکہ نماز میں ہر نمازی رسول اللہ ﷺ کو پکار کر "السلام علیك ایها النبی" (سلام ہو آپ پراے نبی کریم ﷺ) یہ پڑھنا واجب بھی ہے اور سنت بھی بصورت وجوب عمداً ترک کرنے سے نماز فاسد "السلام علیك ایها النبی" کا معنی بھی ہے اے نبی کریم (ﷺ) آپ پر سلام ہو اور جملہ فقہاو محدثین نے اور علمائے شرح نے بالاتفاق لکھا ہے کہ التحیات میں سلام عرض کرتے وقت تصور میں ہو کہ میں بالمشافہ حضور نبی پاک ﷺ کو سلام عرض کررہا ہوں اور آپ میرا سلام سن رہے ہیں۔

دور سے پکارنا صحابہ کرام سے ثابت ہے

☆ حضرت ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور ﷺ ایک رات میرے ہاں آرام فرما تھے حسب معمول نماز تہجد کے لئے اُٹھے اور مقام وضو پر بیٹھے تو میں نے سنا۔ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ فِیْ مُتَوَضَّاهٗ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ۔ کہ آپ نے تین بار فرمایا میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تم مدد کیے گئے، مدد کیے گئے مدد کیے گئے۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے دریافت کیا حضور ﷺ آپ کس سے بات فرمارہے تھے یہاں تو کوئی نہ تھا تو آپ نے جواب میں فرمایا۔ هٰذَا رَاجِزُبنی کعب وَهُمْ بَطْنٌ مِن حنز اعه یَسْتَصْرِ خُنِیْ وَ ان قریشا اعا نت علیهم بنی بکر۔ یہ بنی کعب کا راجز تھا (جو اس وقت مکہ میں تھے اور حضور ﷺ یہاں مدینہ منورہ میں) مجھ سے فریاد کررہا ہے کہ قریش عہد کو توڑ کر بنی بکر کی مدد کر کے ہم کو قتل و غارت کرنے پر آمادہ ہیں اور میں اسے لبیک کہہ رہا ہوں (اصابہ ج ۲ طبرانی صغیر)

گویا مظلوم مکہ معظمہ میں حضور ﷺ سے پکار کر فریاد کررہا ہے اور آپ مدینہ منورہ میں اس کی آواز سن کر لبیک فرمارہے ہیں اور جب عمر بن سالم راجز رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی غائبانہ امداد سے مدینہ طیبہ پہنچا تو اس نے آپ کی امداد کے متعلق چند اشعار پیش کیے۔ ایک شعر حاضر ہے۔

فَانْصُر رسول اللّٰه نَصرًا عهد داع عبا دَاللّٰه یَاْ تُوْ امَدَدًا

پس تو رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگ کیونکہ آپ کی مدد ہر وقت تیار ہے اور اللہ کے بندوں کو پکارو وہ تیری مدد کو پہنچیں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو دور سے پکارنا

بیہقی اور ابو نعیم نے دلائل النبوت میں روایت کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ساریہ بن الحصین کو ایک جنگ میں امیر بنا کر روانہ فرمایا مشکوۃ المصابیح باب الکرامات میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں۔

وَهُوَ هٰذَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلاً يُدْعىٰ سَارِيَةُ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةَ الْجَبَل فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَل فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى (رواہ البیہقی فی دلائل النبوت، تفسیر کبیر، تاریخ الخلفاء)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک جیش (صوبہ آذربائجان ایران کے شہر نہاوند کی طرف کہ مدینہ منورہ سے ایک ماہ کی مسافت سے بھی زیادہ فاصلہ پر واقع تھا) بھیجا اور اس لشکر کا امیر ایک شخص کو مقرر فرمایا جو حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کے نام سے موسوم تھا۔ پس درآنحالیکہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے پکارنا شروع کیا کہ اے ساریہ پہاڑ کو پشت پناہ بنالے پس جب اس لشکر کا بھیجا ہوا قاصد (فتح کی خوشخبری لے کر) حاضر ہوا تو اس نے کہا کہ یاامیر المومنین دشمنوں نے ہم سے ملاقات کی پس انہوں نے ہمیں شکست دی۔ پس اچانک کسی پکارنے والے نے پکارا کہ اے ساریہ پہاڑ کو پشت پناہ رکھ لہذا ہم نے پہاڑ کو پس پشت رکھتے ہوئے اُن کا مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دی۔

اسے موطا امام مالک میں اور ابن درید اور ابوالقاسم بشیران وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے۔

دیکھئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں منبر پر کھڑے ہو کر پکار رہے تھے اور ہزارہا میل کے فاصلے پر نہاوند کے میدان جنگ میں دس ہزار مجاہدین ان کی آواز سن رہے تھے اور اس کے مطابق عمل کر رہے تھے۔

سائنسی طاقت کا کون منکر ہے۔ اب بتائیے کہ ٹیلی فون، موبائل ریڈیو ٹیلی ویژن کے بغیر محض روحانی قوت سے ہزارہا میل کے فاصلے پر آواز پہنچانا اور اس کو دس ہزار مجاہدین کا سننا ثابت ہے یا نہیں۔

نجدی هیرا پھیری کے استادھیں

کہیں گے یہ پکارنا تو زندگی میں تھا بعداز وصال پکارنا کہاں ثابت ہے حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

وصال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پکارنا و استمداد

الادب المفرد لبخاری (ص ۱۰۳) میں ہے۔ عَنْ عَبْدُ الرَّحمٰن بن سعد قَالَ حذرت رَجُلُ اِبْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَكَ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدَ اه وُقَدْ اُوِلَى اَنَّهُ وَقَعَ مِثْلَهُ لِا بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ يَا مُحَمَّدَ اَ۔

عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہوگیا تو کسی نے انہیں کہا کہ آپ اپنے پیارے محبوب کو یاد کریں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا **یَا مُحَمَّدَ اَ** یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد رسی فرمایئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے تو انہوں نے بھی پکارا **یا محمد اہ**۔

اس حدیث سے روز روشن کی واضح ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کے لیے پکارنا صحابہ کرام سے ثابت ہے اور آپ نے وفات کے بعد مشکل کشائی فرمائی۔

ان کے گھر کا حوالہ:۔امام الوہابیہ ابن قیم نے ''جلاء الافہام'' میں حدیث نمبر ۱۰۸ میں لکھتا ہے

لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَ بَعْدَ وَفَاتِيْ

یعنی کوئی کہیں سے درود شریف پڑھے مجھے اس کی آواز پہنچتی ہے یہ دستور بعد وفات بھی رہے گا۔

محبت والوں کا درود سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اب فرمایئے محبت والے کہاں کہاں نہیں رہتے جو محبت والے ہیں وہ ہر وقت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ ابن قیم نے آگے لکھا کہ

صَلُّوْا عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْجُمْعَةِ بَعْدِ وَفَاتِيْ فَاِنِّيْ اَسْمَعُ صَلٰو تُكُمْ بِلَا وَاسِطَةٍ

ہر جمعہ و پیر کو مجھ پر درود زیادہ پڑھو میری وفات کے بعد بھی کیونکہ میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں۔

ان مسائل کی تحقیق کے لئے میرے حضور والد گرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی ضخیم تصنیف ''ندائے یارسول اللہ'' کا مطالعہ کریں۔